جہادِ افغانستان، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سیرت و سوانح کے تمام تاریخی ابواب میں سب سے زیادہ روشن اور وسیع باب ہے۔

خود حضرت شیخ الحدیث کو عملاً جہاد میں شرکت کے لیے کس قدر بے تابی تھی، وہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرح چارپائی کی موت پر میدانِ جہاد میں شہید ہونے کے لیے تڑپتے اور دعاگو رہتے تھے۔ انہوں نے مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ کو جہادِ افغانستان کی چھاؤنی بنادیا۔ فضلاء کی تربیت کی، بخاری کے مغازی خود پڑھاتے بدر و حنین اور احد و تبوک کے نقشے سمجھائے۔ جہاد میں شرکت کے لیے طلبہ کی ٹیمیں بنائیں، ملکی، قومی اور سیاسی سطح پر مجاہدین کی بھرپور حمایت کی۔ افغان تنظیموں میں اتحاد کے لیے اول روز سے کوشاں رہے۔ اپنے برخوردار مولانا سمیع الحق کو افغان جہاد کے سلسلہ میں ہمہ وقت پا بہ رکاب رہنے کی ہدایات کیں —— آپ کے نسبی اور روحانی ابناء کا جہاد میں بنیادی اور موثر کردار رہا۔ آپ کے کئی جلیل القدر تلامذہ معرکہ ہائے کارزار میں شہید ہوئے، کئی فضلاء بڑی بڑی مضبوط چھاؤنیوں کے فاتح قرار پائے۔ آپ ہی کی تحریک و تبلیغ سے آپ کے ایک روحانی فرزند عظیم افغان رہنما نے صدر ربش کو اسلام کی دعوت دی آپ کی ہدایات کے بموجب آپ کے فرزند مولانا سمیع الحق نے سابق وزیر اعظم جونیجو کی بلائی ہوئی گول میز کانفرنس میں مسئلہ افغانستان میں بنیادی کردار ادا کیا اور کانفرنس کے ہیرو قرار پائے۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں جنیوا معاہدہ پر جو نیچو مفصل اور مدلل بیان کیا اور افغانیوں کا مقدمہ لڑا کہ ایوانِ حکومت لرز گئے۔ بغیر کسی پروپیگنڈہ اور شہرت و ریا کے افغان مسئلہ کے لیے خاموش سفارتی مہم پر امریکی رہنماؤں سے بات کی اور وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیا۔ جہادِ افغانستان کے آخری اور نازک ترین حساس مرحلہ پر اپنے برخوردار صاحبزادہ حامد الحق کی دستاربندی کے عنوان سے افغان قیادت کے تمام مرکزی رہنماؤں کو دارالعلوم حقانیہ میں مدعو کر کے ایک میز پر بٹھایا جس سے مزید باہمی اعتماد و اتحاد کی منزل قریب ہوئی غلط فہمیاں دور ہوئیں مشترکہ لائحہ عمل کا مشن آگے بڑھا اسی پیش رفت کا نتیجہ تھا کہ دو ماہ بعد کابل فتح ہوگیا۔ عین فتح کابل کے وقت یہودی امریکی لابی نے جب جہادِ افغانستان کے ثمرات کو تاراج کرنا چاہا تو اس موقع پر بھی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ آگے بڑھے اور افغان عبوری حکومت کی تشکیل کیلئے ایک متفقہ لائحہ عمل اور بنیادی فارمولا پر سب کو باہم یکجا کرنے میں کامیاب ہو گئے جس کا اعتراف خود وزیر اعظم پاکستان نے اپنی نشری تقریر میں کیا پھر افغان عبوری حکومت کی اخلاقی اور سیاسی معاونت اور استحکام کے لیے وہاں برستے ہوئے گولوں اور بمباریوں کی گھن گرج میں آپ پاکستان کے واحد سیاسی رہنما تھے جنہوں نے کابل کی سرزمین پر قدم رکھا۔ جہادِ افغانستان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ذاتی کردار کے علاوہ مرکزِ علم دارالعلوم حقانیہ اور اس کے روحانی جیالے فرزندوں کا کردار حضرت شیخ الحدیثؒ کے لیے ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے اور تاریخ کا ایک روشن باب، جسے تاقیامت فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آئندہ صفحات اس اجمال کی تفصیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے جس طرح اپنی زندگی میں جہاد کے آغاز کار ہی سے ہماری سرپرستی فرمائی وہ بخارا کی عظیم دینی درسگاہ "مدرسہ میر عرب" کی طرح ہے جس طرح روسی انقلاب میں بخارا کے "مدرسہ میر عرب" اور اس کے فضلاء نے عظیم تاریخی اور انقلابی کردار ادا کیا تھا اسی طرح دارالعلوم حقانیہ نے بھی وہی کردار ادا کیا اور مدرسہ میر عرب کے فضلاء اور مجاہدین کی طرح ہماری سرپرستی کی۔

استاذ پروفیسر برہان الدین ربانی

امیر جمعیۃ اسلامی افغانستان و صدر افغانستان

○

پاکستان آنے سے قبل بلکہ پاکستان کو جاننے سے قبل میں نے اسی مدرسہ حقانیہ کے بارے میں سنا تھا اور اس کی روشنی کو دیکھا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب مجھے پاکستان کی بھی معرفت نہ تھی یہ وہ وقت تھا کہ جب میری ملاقات دارالعلوم حقانیہ کے عظیم سپوت اور جرنیل مولانا جلال الدین حقانی سے ہوئی میں نے پوچھا کیا یہ شخص قبلیہ حقانی سے تعلق رکھتا ہے؟ لوگوں نے بتایا قبلیہ حقانی نہیں بلکہ یہ پاکستان میں مدرسہ ہے جس کا نام حقانیہ ہے۔

الشیخ عبدالمجید زندانی سابق وزیر یمن

رکن رابطہ عالم اسلامی مکۃ المکرمہ

○

تین ماہ بعد اب جب پاکستان حاضر ہوا ہوں تو حد درجہ غم و حزن، رنج و ملال ہوا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہے عالم اسلام کی اہم شخصیتوں کے تعاون اور سرپرستیوں سے مسلمان امت بالخصوص افغان مجاہدین محروم ہو گئے ہیں۔ ایک علمی و روحانی شخصیت جس نے میدان جہاد میں افرادی قوت کے اعتبار سے علماء اور فضلاء مرحمت فرمائے وہ حضرت مولانا فاضل گرامی عارف ربانی عالم حقانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی ذات گرامی تھی دوسری شخصیت صدر ضیاء الحق مرحوم کی تھی۔

حضرت مولانا صبغت اللہ مجددی

سابق صدر افغانستان۔

○

استاذ العلماء حضرۃ شیخ الحدیثؒ نے ہمیں قرآن اور حدیث کا سبق پڑھایا لیکن اس کے ساتھ ساتھ عملاً جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کی مساعی کی ترغیب بھی دی۔ انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آرام سے نہیں بیٹھو گے، دین کی خدمت کرو گے دین کو سربلند رکھو گے ہر صورت میں ہر جگہ دین ہی کا، شریعت کا اور علم دین کا کام کرو گے تدریس کی شکل میں کبھی تبلیغ کی شکل میں، کبھی وعظ اور نصیحت کی شکل میں اور کبھی باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے جہاد کی شکل میں۔ خدا کا شکر ہے کہ اللہ پاک نے حضرتؒ کو ان کی زندگی میں ان کی روحانی اولاد دار العلوم کے فضلاء کا ہر محاذ پر دین اسلام کے ہر پہلو پر کام کرتے دکھا دیا۔ خاص کر حضرتؒ نے ہم سے جہاد کے لیے جو عہد لیا تھا آج خدا کا فضل ہے کہ افغانستان کے ہر سنگر میں ہم گنہگار اور ان کے تمام فضلاء اس کو ملحوظ رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت ہمارے جہاد افغانستان کے سرپرست تھے۔ یہ سب ان کی معاونت تھی۔ انہوں نے ہمیں جہاد کے لیے محاذ جنگ کے جرنیل دیئے، مجاہد اور غازی دیئے، انہوں نے ہمیں ایک سپر پاور اور بڑی طاقت سے مقابلہ کے لیے مفید مشوروں سے حوصلہ دیا پرخلوص اور غائبانہ دعاؤں سے ہماری مدد کی۔ ان کے شاگرد ہر محاذ پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ یہ دار العلوم حقانیہ ہماری مادر علمی ہے، مجاہدین کی چھاؤنی ہے۔ یہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے باقیات صالحات سے ہے اب ہمیں توقع ہے بلکہ یقین ہے کہ حضرتؒ کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ بھی اپنے والد گرامی قدر کی طرح ہماری سرپرستی فرمائیں گے جس طرح حضرت کی زندگی میں انہوں نے ہمارے ساتھ بھرپور معاونت کی اسی طرح ان کی وفات کے بعد بھی وہ ہمارے ساتھ جہاد کے مشن کی تکمیل میں شریک رہیں گے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور جہاد ہم سب کے لیے ایک فریضہ ہے۔ حضرتؒ کی وفات سے مجاہدین یتیم ہو گئے ہیں اور محاذ جنگ کے سنگروں کی روحانی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں تاہم ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندگی ہے ہم نے حضرت سے جو عہد کیا تھا اس کو آخری دم تک نبھاتے رہیں گے۔

مولوی محمد یونس خالص

صدر حزب اسلامی افغانستان

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تلامذہ جہاد افغانستان میں سباق الغایات تھے ہم نے ہر کڑے وقت میں مولانا عبدالحقؒ کی دعاؤں اور ان کے شاگردوں کو اپنے ساتھ پایا۔ مولوی محمد نبی محمدی

صدر حرکت انقلاب اسلامی افغانستا

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ دارالعلوم دیوبند میں میرے استاد تھے وہ پاکستان میں جید علماء کے رہنما ہم افغانیوں کے ہمدرد، جہاد کے درد مند اور افغانیوں کے ساتھ ہمہ وقت شریک غم رہے ہیں مولانا عبدالحقؒ وہ پہلے پاکستانی عالم تھے جنہوں نے ہمارے ساتھ جہادی رابطہ کیا، جہاد کے حق میں فتویٰ دیا انہوں نے جہاد میں ہماری جانی اور مالی مدد کی، ان کے مساعی سے ہمیں ہر محاذ پر تقویت ملی، ہماری جماعت (حزب اسلامی حکمت یار گروپ) میں ان کے سینکڑوں تلامذہ شہید ہوئے اور سینکڑوں غازی، افغانستان میں جو دینی مدارس قائم ہو رہے ہیں وہ ان کے تلامذہ کی مساعی ہے وہ پاکستان کی طرح افغانستان میں بھی بابائے مدارس ہیں۔ مولانا گل رحمن دیوبندی افغانی

مرکزی رہنما حزب اسلامی (حکمت یار گروپ)

میں نے خود تو حضرت مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات نہیں کی تھی مگر افغانستان کا بچہ بچہ اور حزب اسلامی کا ہر کارکن ان کے نام سے واقف ہے ان سے محبت کرتا ہے اور ان کے تلامذہ کے تاریخی کردار پر وہ افغانیوں میں محبوبیت کی علامت بن گئے ہیں۔ استاذ قریب الرحمن سعید، صدر افغان نیوز ایجنسی

مشیر جناب گلبدین حکمت یار، مشیر وزیر اعظم عبدالصبور فرید

افغان محاذ جنگ کے تمام جہادی کمانڈر مولانا عبدالحقؒ سے وارفتگی رکھتے تھے ہماری جماعت کا ہر فرد مولانا عبدالحقؒ کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے۔ استاد فرید

پرسنل سیکرٹری گلبدین حکمت یار

جہاد افغانستان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحؒ کے ہزاروں تلامذہ اور باکردار فضلاء ایک ایسا عمل اور عظیم صدقۂ جاریہ ہے کہ قیامت تک اس کے اثرات اور برکات حضرت شیخ الحدیث مرحوم کے نامۂ اعمال میں درج ہوتے رہیں گے۔

عبدالرب رسول سیاف

امیر اتحاد اسلامی افغانستان

○

حضرت شیخ الحدیث کی تعلیمات اور توجہات کی برکات میرے اور میرے ساتھیوں کے دلوں پر منعکس ہوئیں اور اللہ کریم نے ہمیں جہاد افغانستان کے لیے چن لیا ——— حضرت شیخ الحدیثؒ نے مجھے فرمایا، آپ میرے جانشین، خلیفہ اور جہاد کے عمل میں نائب ہیں۔

(مولانا جلال الدین حقانی) فاتح خوست و گردیز

○

محاذ جنگ سے مولانا جلال الدین حقانی کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے نام مکتوب

جناب عالی قدر استاذ المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کی صحت اور عافیت کے لیے خدائے ذوالجلال کی درگاہ میں دست بدعا ہوں۔ ہم اب تک خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے صحت مند اور تندرست ہیں۔ آپ محترم کا گراں قدر مکتوب موصول ہوا اور وہ مدد اور خصوصی نصرت جو نقدی کی صورت میں آپ نے مجاہدین کے لیے اور کچھ میری ذات کے لیے بھیجی تھی وہ بھی موصول ہوئی۔ ہمارے مرکز ژدرہ پر ۴ اپریل ۸۶ء کو ملحد حکومت نے حملہ کیا تھا۔ زمینی فوج ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ اتاری گئی تھی مگر الحمد للہ کہ مجاہدین ثابت قدم رہے۔ ۲۲۰ فوجی اور ان کے امراء و کمانڈر مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہو کر جہنم رسید ہوتے اور بعض زندہ پکڑے گئے یہ پہلے روز کے حملہ کی رپورٹ ہے۔ ۲۲۰ میں ۷۰ زندہ ہیں جن میں ۳۲ ان کے بڑے افسر اور بڑے درجے کے فوجی ہیں جو اب تک مجاہدین کے ہاتھوں میں قیدیوں کی حیثیت سے محفوظ ہیں۔

۷ اپریل سخت بمباری ہوئی اس روز میں بھی قدرے زخمی ہوا مگر خدا کا فضل ہے کہ اب تک صحت مند ہوں جنگ اس وقت تک جاری ہے، ملحدین کو مجاہدین نے جو نقصان پہنچایا ہے وہ یہ ہے ۸۰۰، افراد ان کے مارے گئے ہیں ان

کے تمام مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد ۱۴۰۰ ہے چھوٹا بڑا اسلحہ جس میں توپیں، کلاشنکوف، بندوقیں وغیرہ ہیں ان سے پکڑا گیا ہے جس کی مجموعی تعداد ۶۰۰ بنتی ہے یہ بھی ہمارے قبضہ میں ہے۔

میرے گروپ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین جو شہید ہوئے ۸۲ ہیں اور ۲۵۰ مجاہدین زخمی ہوئے ہیں آج کے روز یعنی ۲۲ اپریل کو مجاہدین کے مرکز سے ملحد حکومت کی فوجیں بحمد اللہ شکست کھا کر پیچھے کو ہٹ رہی ہیں آپ تشویش نہ کریں ہم تو آپ کی دعاؤں پر زندہ ہیں اور آپ کی دعا چاہتے ہیں۔ ومن اللہ التوفیق

(نوٹ) چار ہیلی کاپٹر، گیارہ جیٹ طیارے بھی ہم نے دشمن کے مار گرائے ہیں۔ ہم نے دشمن کے تین پائلٹ بھی زندہ گرفتار کر لیے ہیں جو ہمارے قبضہ میں ہیں۔ والسلام

آپ کا شاگرد و محتاج دعا جلال الدین حقانی بقلم خود ۲۳ اپریل ۱۹۸۶ء

○

حقانیہ، دیوبند ثانی ہے مولانا عبدالحق افغان مجاہدین کے لیے بڑے درجہ کے ممد و معاون تھے، مجاہدین کے ہر مسئلہ بالخصوص مسئلہ جہاد میں سند کا رکھتے تھے دار العلوم حقانیہ مجاہدین کے لیے فوجی چھاؤنی ثابت ہوا جہاد کے اکثر قائدین اور مجاہدین دار العلوم حقانیہ کے فیض یافتہ ہیں۔ (نصر اللہ منصور)

صدر حرکت انقلاب اسلامی افغانستان

○

حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا عبدالحق مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات افغانستان اور درحقیقت تمام عالم اسلام کے لیے عظیم نقصان ہے۔ (محمد آفندی گیلانی) صدر محاذ ملی افغانستان

سجادہ نشین ہرات، افغانستان

○